البقرۃ کی آیتوں کا ربط اور خلاصہ

سورۃ البقرۃ کی شروعات اور اختتام کا ربط :-

⇐ پہلا مضمون

(I) متقی، کافر اور منافق :-

شروعات میں متقی، کافر اور منافق کی بات ہے۔
آخر میں ہمارے ایمان کی حفاظت کے لیے ہم دُعا کر رہے ہیں کہ ہمارے گناہوں اور بھول چوک سے اللہ تعالیٰ درگزر فرما۔ کیونکہ جو لوگ گناہوں پر گناہ کرتے رہتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اُن میں منافقت آجاتی ہے۔ اِسی طرح آخر میں کہا گیا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (کافروں کے مقابلے ہماری مدد فرما)۔ یعنی کافروں کا مضمون سورۃ کے شروع میں بھی تھا اور اب آخر میں بھی ہے۔

(II) ایمان بالغیب شروعات میں (2,3) مختصراً بیان ہوا اور آخر میں تفصیل سے بیان ہوا۔

(III) ایمان، کفر اور نفاق دل میں ہوتا ہے اور آخر میں (284) میں کہا گیا "جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ..."

(IV) گرامر ← ذٰلِكَ (واحد) الرَّسُوْلُ (واحد) اور لِلْمُتَّقِيْنَ (جمع) الْمُؤْمِنُوْنَ (جمع)
اُنْزِلَ (4, 285) (مجہول کا صیغہ)

⇐ دوسرا مضمون

آدمؑ کا قصہ :-

قرآن میں آدمؑ کا قصہ ہو یا موسیٰؑ کا یا کسی اور کا کبھی اُس میں پورا قصہ بیان نہیں کیا گیا بلکہ جس مضمون پر اُس سورت میں توجہ دلائی گئی اُسی مخصوص بات کو قصہ میں بیان کیا گیا ہے۔

← ایک تو اِس کا ربط بنی اسرائیل کے ذکر سے ہے۔ بنی اسرائیل پر یہ حقیقت واضح فرمائی گئی ہے کہ آدمؑ کی خلافت کے خلاف جس قسم کا غم و غصہ اور حسد ابلیس کو تھا، اُسی قسم کا غم و غصہ اور حسد اللہ کے رسولؐ اور قرآن مجید کے خلاف تم کو ہے۔ مگر جس طرح ابلیس کی خواہش کے باوجود آدمؑ کی خلافت قائم ہو کر رہی اِسی طرح تمہاری دشمنی اور حسد کے باوجود محمدؐ کی رسالت قائم ہو کر رہے گی۔

← دوسرا اِس قصے کا ربط اِس سورۃ کے بہت سے مضمون سے ہیں :
آدمؑ اور حواؑ کو جنت سے نکالنے میں لالچ نافرمانی کی وجہ بنی تھی۔ انھیں صرف ایک درخت کے قریب جانے سے منع کیا گیا تھا۔ حالانکہ جنت زمین سے کئی گنا بڑی ہے۔ تو سوچے کہ جنت میں کتنے درخت ہونگے۔ اُن تمام درختوں سے منع نہیں کیا گیا تھا بس ایک ہی درخت سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن شیطان نے اُن دونوں کو بہکایا۔ اُس نے ہمیشہ کی زندگی اور بادشاہت کا لالچ دلایا۔ اگلے کئی مضامین کا بھی تعلق لالچ سے ہے۔
سورت کے آخر میں خرچ کرنے کی بات کی گئی۔ کئی آیتیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں ہیں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اپنے مال کو بہترین جگہ لگانا ہے۔ لیکن انسان لالچ کی وجہ سے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرنا چاہتا۔
اِس کے بعد سود کے بارے میں بتلایا گیا۔ سود کھانا اپنے مال کو بدترین جگہ لگانا ہے۔ اور سود انسان لالچ کی وجہ سے لیتا ہے۔

اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور سود سے بچنا لالچ کو کنٹرول کرتا ہے۔

پھر قرض یا ادھار اور تجارت کی بات کی گئی۔ جہاں اپنے مال کا جائز جگہ لگانا ہے۔
لین دین یا تجارت میں لوگ دھوکے بازی لالچ کی وجہ سے کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مضمون جو سورۃ البقرۃ میں آئے ہیں :
1) انسان اللہ کے راستے میں خرچ کیوں نہیں کرتا؟
2) انسان سود کیوں لیتا ہے؟
3) انسان لین دین اور تجارت میں دھوکہ بازی کیوں کرتا ہے۔

اِن تمام کا جواب ایک ہی لفظ میں ہے اور وہ ہے "لالچ"۔

مضمون کی ترتیب سورۃ البقرۃ میں :-
سورۃ البقرۃ میں دوسرا مضمون آدمؑ کا قصہ "لالچ" کے بارے میں تھا۔
سورۃ البقرۃ میں آخری دوسرا مضمون اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں رکاوٹ، سود اور لین دین و تجارت میں دھوکہ بازی کی وجہ "لالچ" ہوتی ہے۔

⇐ تیسرا مضمون

بنی اسرائیل کا قصہ :-

بنی اسرائیل کو کئی قوانین دیئے گئے اور وہ ہر بار اُن قوانین کو توڑتے رہے۔
سورۃ البقرۃ میں آخری تیسرا مضمون اِس امت کو دیئے گئے قوانین (احکامات) کے بارے میں ہیں۔

یعنی تیسرا مضمون بنی اسرائیل کو دیئے گئے احکامات کے بارے میں ہے۔
آخری تیسرا مضمون امت محمدیہ کو دیئے گئے احکامات کے بارے میں ہے۔

⇐ چوتھا مضمون

ابراہیمؑ کی آزمائش :-

چوتھے مضمون میں ہے کہ ابراہیمؑ کو آزمایا گیا جس میں وہ کامیاب ہوگئے۔
آخری چوتھے مضمون میں ہے کہ تمہیں آزمایا جائیگا۔ (البقرۃ : 155)

یعنی ابراہیمؑ کو آزمایا گیا اور تم چونکہ اپنے باپ ابراہیمؑ کی امت ہو تو تمہیں بھی آزمایا جائیگا۔
ابراہیم نے مسلمانوں کے لیے امن (Safety) اور رزق کے لیے دُعا کی تھی۔ (البقرۃ:126)
دوسری طرف کہا گیا ہم تمہیں (امت محمدیہ کو) خوف [جو امن کی ضد ہے] اور بھوک اور پھلوں کی کمی [جو رزق کی ضد ہے] سے آزمائے گے۔

⇐ درمیانی مضمون

تحویل قبلہ اور امتِ وسط :-

قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف تبدیل ہوا۔ کعبہ زمین کے درمیان میں ہے۔ امت محمدیہ کو امت وسط کہا گیا۔ اور اِس کا ذکر آیت 143 میں ہے جو پوری سورۃ البقرۃ کے بالکل درمیان میں ہے۔ سورۃ البقرۃ میں کل 286 آیات ہیں۔ ہم امت محمدیہ کو سورت کے درمیان میں امت وسط (درمیانی امت) کہا گیا۔

مختصراً مضامین کا خلاصہ :-

متقی، کافر، منافق
لالچ
احکامات
آزمائش (امن، رزق)
کعبہ اور امت وسط [سورت کے درمیان میں ذکر]

سورۃ البقرۃ کا مختصر فلو چارٹ (Flowchart) :-

متقین
↓
کافرین
↓
منافقین
↓
آدمؑ کا قصہ
↓
بنی اسرائیل کا قصہ
↓
ابراہیمؑ
↓
کعبہ
↓
تحویل قبلہ
↓
امت وسط
↓
آزمائشیں اور صبر [یہ امت آزمائی جائیگی جس میں تحویل قبلہ ایک آزمائش ہے]
↓
شریعت کے قوانین [حلال و حرام، قتال، روزے، حج، طلاق، شادی، حیض، رضاعت، وصیت]
↓
انفاق فی سبیل اللہ
↓
سود
↓
لین دین کا معاملہ
↓
جامع دُعا

کسی نے ابتدائی اور آخری آیات کا ربط بڑے ہی خوبصورتی سے بیان کیا ہے (و اللہ اعلم) :

ابتدا	اختتام
1) هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

شروعات میں کہا گیا "ہدایت ہے متقین کے لیے"۔ اِس سے کسی کے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ میں تو متقین نہیں ہوں (کیونکہ کوئی بھی اپنے آپکو متقی نہیں کہہ سکتا)۔ یہ تو بڑی مشکل ہے پھر مجھے ہدایت کیسے ملے گی۔ یہ تو میرے بس کی بات نہیں۔ اس لیے آخر میں سمجھا دیا گیا "اللہ کسی پر اُسکی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا"۔ یعنی سب کے لیے ممکن ہے۔

ابتدا	اختتام
2) اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ	كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

شروعات میں کہا گیا "وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں"۔ آخر میں غیب کی تفصیل بتائی گئی کہ "وہ سب ایمان لائیں اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُسکی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر"۔ یہ سب غیب میں آتے ہیں۔

ابتدا	اختتام
3) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

شروعات میں کہا گیا "اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا (یعنی قرآن پر)"۔ اور آخر میں کہا "رسولؐ اُس پر ایمان لائے جو انکی طرف سے اُن [رسولؐ] پر نازل ہوا [یعنی قرآن پر] اور مومن بھی [ایمان لائے]"۔

ابتدا	اختتام
4) وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

شروعات میں کہا گیا "اور [وہ اس پر بھی ایمان لاتے ہیں] جو آپؐ سے پہلے نازل ہوا"۔ اور آخر میں کہا "ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے اُن پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے آئے تھے"۔

ابتدا	اختتام
5) وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

شروعات میں کہا "اور وہ [متقین] آخرت پر یقین رکھتے ہیں"۔ اور آخر میں کہا "ہمارے رب ہمیں نہ پکڑنا اگر ہم بھول جائے یا ہم غلطی کرے"۔ یعنی آخرت کی بات آخر میں بھی ہو رہی ہے۔

ابتدا	اختتام
6) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ	فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

شروعات میں کہا "بیشک جنھوں نے کفر کیا اُن کے لیے برابر ہے خواہ تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائے گے"۔ اور آخر میں کہا "پس ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلے"۔ یعنی اگر وہ ایمان نہیں لا رہے تو اُن کے مقابلے تو ہماری مدد فرما۔
سورۃ البقرۃ کی ابتدائی اور آخری آیتوں میں اور بھی کئی ربط ہیں۔ بہر حال

آخر میں سبھی کو قرآن سیکھنے کی طرف دعوت دیتی ہوں۔ قرآن یہ ایک ایسا معجزہ ہے کہ رسولؐ کے وقت کے غیر مسلم بھی چھپ چھپ کر قرآن سنا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی قرآن سُن کر سجدے میں بھی گر پڑتے تھے۔

قرآن سے جُڑے رہنے میں ہی سکون ہے :

الرعد : 28 ← اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
(جو لوگ ایمان لائے اُن کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔)

اِس سے پہلے کہ ہمارے خلاف قرآن کو چھوڑ دینے پر اللہ سے شکایت کی جائے، قرآن کی طرف خوشی خوشی دوڑتے ہوئے آجائیں :

الفرقان : 30 ← وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا
(اور رسولؐ کہے گے کہ اے میرے رب! بے شک میری قوم [امت] نے اِس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔)